Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر
ایل
۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | سوموار ۱۴ ربیع الاوّل ۱۴۱۰ھ ، ۱۶ اخاء ۱۳۶۸ ہش ، ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۳۴

خدا سے دوستی کا تعلّق

"جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ دوستی کا تعلّق قائم نہ ہو اس وقت تک وہ اس کی آواز پر لبیک نہیں کہتا۔ آواز پر لبیک کہنے میں خدا سے گہرے رشتے ہونے ضروری ہیں۔"

ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ

(الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایک شہر میں پہنچ کر انسان پھر بھی کسی خاص جگہ پر پہنچنے کے واسطے کسی راہبر کا محتاج ہوتا ہے تو کیا دین کی راہ معلوم کرتے اور خدا کی مرضی پاتے کے واسطے انسانی ڈھکوسلے کام آسکتے ہیں؟ اور کیا سفلی عقل کافی ہوسکتی ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ خود اپنی راہ کو نہ بتادے اور اپنی مرضی کے وسائل کے حصول کے ذریعہ سے مطلع نہ کرے۔ تب تک انسان کچھ کر نہیں سکتا۔ دیکھو جب تک آسمان سے پانی نازل نہ ہو زمین بھی اپنا سبزہ نہیں نکالتی گو بیج اس میں موجود ہی کیوں نہ ہو بلکہ زمین کا پانی بھی دُور چلا جاتا ہے تو کیا روحانی بارش کے بغیر ہی روحانی زمین سرسبز ہو جاتی اور بار آور ہوسکتی ہے؟"

(ملفوظات جلد پنجم صہ ۱۵۹)

"خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ یہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پیئے گا وہ ہلاک نہ ہو گا۔ کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صہ ۱۸۵)

• مکرم محمد اعظم صاحب جو کہ پاکستان ریب بورڈ فیکٹری جہلم میں شفٹ انچارج کے طور پر کام کرتے ہیں۔ فیکٹری میں ایک حادثہ کی بناء پر شدید مجروح ہو گئے ہیں۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

• مکرم چوہدری فقیر محمد صاحب ساکن نصیر پور خورد اپنی والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خدام متوجّہ ہوں

جشنِ تشکّر کے سلسلہ میں سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی کی تاریخ ۱۳ اکتوبر سے بڑھا کر ۳۱ اکتوبر کر دی گئی ہے۔ آپ سب سے التماس ہے کہ جلد از جلد مقالہ جات تحریر کر کے ارسال فرمادیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر احمدی کو اپنے علاقہ کیلئے الٰہی تعلّق کا نشان بننا ہوگا

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ

"ہمارا اوڑھنا بچھونا دعا ہی ہے اور ہمیشہ دعا ہی ہمارا اوڑھنا بچھونا رہنی چاہیئے۔ خدا سے ذاتی تعلق میں جماعت احمدیہ کی زندگی ہے۔ اور کسی ایک انسان کا خدا سے ذاتی تعلق کا ہونا کافی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ بکثرت دنیا کے کونے کونے میں ہر احمدی کو یہ تعلق ذاتی طور پر قائم کرنا ہوگا۔ اور ہر احمدی کو اپنے علاقہ کیلئے اس الٰہی تعلق کا نشان بننا ہوگا۔ جب تک بکثرت تمام دنیا میں احمدیت کی صداقت کا یہ نشان ظاہر نہیں ہوتا آپ محض دلیل کی رُو سے دنیا کے دل نہیں جیت سکتے۔ دنیا اتنی تیزی کے ساتھ مادہ پرستی کی طرف دَوڑ رہی ہے کہ وہ نقد سودوں کی عادی ہو چکی ہے۔ مشاہدات کی دنیا میں رہتے رہتے انسان محض اس چیز کا قائل ہونے پر آمادہ ہوتا ہے جسے وہ اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے دیکھے۔ اس لئے دلائل کی دنیا ماضی کی باتیں ہیں۔ ہاں بعض انسانوں پر دلائل بھی اثر کرتے ہیں۔ لیکن انسان کے مستقبل کی تعمیر کیلئے ہرگز دلائل کافی نہیں۔ جہاں تک خدا کی ہستی کا تعلق ہے اس کا یقین خدا والوں کی ہستی سے ہوگا۔ .... بسا اوقات آپ دیکھیں گے کہ دلائل کی قوت کے ساتھ آپ بڑے بڑے مفکّرین کا منہ بھی بند کر دیں گے مگر ان کے دل جیتنے کی طاقت آپ نہیں پائیں گے۔ دل جیتنے کے لئے آپ کو لازماً خدا والا بننا ہوگا۔ لازماً خدا کے تعلق کے نشان اپنے گرد و پیش اپنے ماحول میں دکھانے ہونگے۔

یہ مشکل کام نہیں۔ بلکہ سب کاموں سے زیادہ آسان ہے۔ آج یہ میدان خالی پڑا ہے۔ آج ارب ہا ارب خدا کے بندے ایسے ہیں جو خدا کیطرف پیٹھ کر کے دنیا کی لذّتوں کو سامنے رکھ کر چل رہے ہیں۔ کتنے ہیں اس میدان میں جو خدا کو خدا مان کر اسے پکارنے والے ہیں۔ پس ہر وہ آواز جو خدا کو صمیم قلب سے یاد کرے گی، ہر وہ آواز جو کامل یقین کے ساتھ اپنے رب کو پکارے گی میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ وہ آواز ضرور سُنی جائیگی۔ آپ کی کمزوریوں کے باوجود اللہ آپ سے پیار کا سلوک فرمائے گا۔ اس لئے یہ مشکل کام نہیں۔ ہر جگہ ہر احمدی کو رُوحانی قوتوں کو نمایاں کرنے کیلئے رُوحانی قوتوں کو چمکانے کیلئے بڑے بڑے چلّوں کی ضرورت نہیں ہے۔ میری ساری زندگی کے تجربے کا نچوڑ یہ ہے کہ خلوص اور پیار کے ساتھ، درد کے ساتھ اپنے رب کو پکار کر دیکھیں، کس طرح خدا آپ کے پیار کا آپ کو بڑے پیار کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ یہ بارہا آزمائی ہوئی بات ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۵ جولائی ۱۹۸۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶، اخاء ۱۳۶۸ ہش ۔ ۱۶، اکتوبر ۱۹۸۹ء

بین المذاہب گفتگو

دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں لوگ آپس میں مذہبی گفتگو نہ کرتے ہوں۔ چاہے وہ دوسروں کو اپنے مذہب میں داخل کرنے کے لئے ایسا کرتے ہوں چاہے وہ صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے ایسا کرتے ہوں۔ لیکن گفتگو ضرور کرتے ہیں۔ آخر مذہب زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہوتا ہے اور انسان اس کے اتنا زیر اثر ہوتا ہے کہ وہ اپنی بات بات کو اس کی طرف منسوب کر کے اس کی بہتری اور برتری کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ مذہبی گفتگو میں تلخی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ دراصل کوئی شخص اپنے مذہب کے متعلق کوئی ایسی بات سننے کیلئے تیار نہیں جو اس کے مذہب کو دوسرے مذاہب سے کمتر دکھائے یا اس پر کوئی دھبّہ لگائے۔ اگرچہ اس بات کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتا ہے کہ اپنے مذہب کے ماننے والوں ـــــ بلکہ اپنے متعلق بھی ـــــ وہ ایسی باتیں کہے جن سے پتہ چلے کہ وہ اپنے مذہب کو بدنام کر رہے ہیں۔ وہ خود بھی یہ کہنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے کہ ہاں واقعی ہم کہاں اپنے مذہب پر عمل کر رہے ہیں۔ یہ انسانی فطرت ہے اور اس کے نفسیاتی پہلوؤں پر نظر رکھنا ہم سب کا فرض ہے۔

ہونا یہ چاہیئے کہ مذہب کی باتیں کریں تو اس کے اصل اور اسکی بنیاد کی طرف جائیں اور اصل اور بنیاد ہر مذہب کی سچائی پر مبنی ہونے کے باعث آپ اس کے خلاف کچھ نہ کہہ سکیں گے یا آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی البتہ اصل اور موجود کا فرق بتانا اور اس کے پیرو کاروں کا اصل سے ہٹ جانا۔ ایسی بات ہے جس پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

میں نے اپنی جماعت کو بارہا سمجھایا ہے کہ کسی پر اعتراض کرنے میں جلدی نہ کرو ہر پرانا مذہب اصل میں خدا ہی کی طرف سے تھا مگر زمانہ گزرنے کی وجہ سے اس میں غلطیاں پڑ گئی ہیں۔ ان کو آہستگی اور نرمی سے دُور کرنے کی کوشش کرو، کسی کو پتھر کی طرح اعتراض کا تحفہ نہ دو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج ایک کپڑا بازار سے لے کر سلوایا جاتا اور پہنا جاتا ہے۔ چند روز بعد وہ پرانا ہو جاتا ہے اور اس میں تغیّر آ کر کچھ اور کا اور ہی ہو جاتا ہے۔"

اگر ہم خود بھی اس اصول کو مدِّنظر رکھیں اور اوروں کو بھی اس اصول کی پابندی کرنے کیلئے کہیں تو یقیناً مذہب کی دنیا میں اس رواداری کا اظہار ہونے لگے جو انسان کے لئے باعثِ شرف ہے۔

کتنا وقت ملے گا کس کو، یہ کس کو معلُوم
خادم بھی ناواقف اس سے، ناواقف مخدُوم
لمحہ لمحہ دین ہے اس کی جبتک چاہے دے
جب چاہے وہ کر سکتا ہے ظاہر کو معدُوم

ابو الاقبال

بڑھتے بڑھتے شوق بھی دیوانہ پن بنتا گیا
زخم لگتے ہی رہے اور مَیں چمن بنتا گیا

ذرّے ذرّے سے محبّت کی فراوانی نہ پوچھ
میری آنکھوں میں، مرے دل میں، وطن بنتا گیا

مجھ کو ہر لمحہ مسرّت نے مبارکباد دی
اور ان کا ہر قدم رنج و محن بنتا گیا

تھا تو میرے سامنے بے رنگ و بُو مادہ مگر
چھُو دیا مَیں نے تو وہ مُشکِ ختن بنتا گیا

گردشِ چرخِ کہن سے دوستی کرنے کے بعد
ابتلاء آتے گئے، دَورِ فتن بنتا گیا

مَیں نے جب اس کی جفائیں سہ کے اُف تک بھی نہ کی
میرا معیارِ وفا وہ سیم تن بنتا گیا

رات کی گمبھیر ظلمت بھی سحر کی ہے دلیل
ہر ستارہ ڈوب جانے پر کرن بنتا گیا

میری راہیں روکنے کا جب تہیّہ کر لیا
ان کا اپنا راستہ بے حد کٹھن بنتا گیا

لمحہ لمحہ کو گریزاں دیکھنے کے ساتھ ساتھ
بے ثباتی کا یقیں جینے کا فن بنتا گیا

کیوں ہجومِ آشنائی میں بھی تنہا ہے نسیمؔ
اپنی برفابی سے کِس کِس کی جلن بنتا گیا

نسیم سیفی

کر نہ کر

- تُو لوگوں سے اور خدا سے اپنے مالی معاملات صاف رکھ۔
- تُو کبھی نادہندگی کی عادت اختیار نہ کر۔
- تُو لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں سخت تعہّد اور پابندی اختیار کر۔
- تُو لوگوں سے اپنے حقوق لینے میں سخت نرمی اور مسامحت اختیار کر۔
- اے خاتون! تُو اپنے خاوند سے اس کی حیثیت سے زیادہ نہ مانگ۔

پروفیسر حبیب اللہ خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیل کی دولت

انسان کو اپنی بقا کے لئے توانائی کی بے حد ضرورت ہے۔ ابتداءً یہ ضرورت لکڑیوں کو جلا کر پوری کی جانے لگی۔ کیونکہ اسوقت کوئی متبادل ذریعہ دریافت نہیں ہؤا تھا۔ ایک زمانہ تھا جبکہ زمین میں بکثرت گھنے جنگلات پائے جاتے تھے اور جلانے کیلئے لکڑی کے حصول میں کوئی دِقّت نہ تھی۔ ہزاروں سال تک کھانا پکانے اور سردی سے بچنے کیلئے ہم جنگل کی لکڑیوں پر انحصار کرتے رہے۔ آج بھی بہت سے مقامات پر شہروں اور دیہاتوں میں لکڑی ہی جلانے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ جب آبادی بڑھنے لگی تو جنگلات کو کاٹ کر رہائش کے قابل بنایا جانے لگا۔ اس طرح لکڑی کے ذخائر کم ہونے لگے اور اس کے حصول میں بتدریج مشکلات پیش آنے لگیں اور یہ محسوس کیا جانے لگا کہ اگر درختوں کی کٹائی کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو تعمیری کاموں اور جلانے کیلئے لکڑی میسّر نہ آئیگی اور بہت دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس خدشہ کے پیشِ نظر جنگلات کی حفاظت اور ان کے رقبہ میں اضافہ کی کوششیں بھی شروع ہوگئیں تاہم ایک وقت ایسا آگیا جب توانائی کے حصول کا یہ ذریعہ ناپید ہوتا دکھائی دینے لگا۔

اس مشکل دَور میں خدائے حکیم و خبیر نے جو رب العالمین ہے اور انسان کی ساری ضروریات سے واقف ہے۔ توانائی کے حصول کا ایک اور ذریعہ کوئلہ کی شکل میں مہیا فرمادیا۔ کوئلہ کی دریافت نے انسان کی تمدنی زندگی میں ایک انقلاب پیدا کر دیا اور صنعتوں میں بڑی ترقی ہوئی۔ اس ذریعہ سے حاصل ہونیوالی توانائی کی بدولت ہر قسم کی مشینیں بڑی سہولت سے کام کرنے لگیں۔ اور ترقی کا ایک نیا دَور شروع ہوگیا۔ کوئلہ کی تلاش بڑی سرگرمی سے شروع ہوئی اور دنیا کے مختلف حصوں میں کوئلہ کی وسیع کانیں دریافت ہوئیں۔ لوگ سمجھنے لگے کہ یہ ذخائر مدتوں تک ضرورت پوری کرتے رہیں گے اور نئے ذخائر دریافت ہوتے رہیں گے۔ لیکن باوجود فراوانی اور وسعت کے یہ ذخائر بھی بالآخر ختم ہوتے نظر آنے لگے اور انسان پھر ایک مشکل صورت حال سے دوچار ہوگیا۔ تب انسان کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خدائے تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک اور ذریعہ معدنی تیل کی شکل میں مہیّا فرمادیا۔ کوئلہ کی طرح تیل بھی دنیا کے مختلف حصوں میں دریافت ہؤا اور پتہ لگا کہ کروڑوں سال پہلے ہی اس ضرورت کو پورا کرنے کے سامان کر دئے گئے تھے۔ خدا کی عجیب شان ہے کہ جو ممالک پہلے بہت ہی غریب اور پسماندہ تھے۔ تیل کی غیر متوقع دریافت کے باعث بڑے دولت مند بن گئے اور ان کی ترقی کی راہیں ہموار ہوگئیں۔ آج کے دَور میں تیل کی جو اہمیّت ہے وہ واضح ہے۔ اس تیل سے پٹرول حاصل ہوتا ہے جس کی بدولت ہوائی جہاز پرواز کرتے اور کاریں۔ بسیں دوڑتی نظر آتی ہیں۔ ہماری ٹرینیں اور بحری جہاز تیل کی بدولت ہی رواں دواں ہیں۔ بہت سے بجلی گھر تیل کی توانائی کو برقی توانائی میں منتقل کرنے میں مصروف ہیں۔ ہماری اکثر مشینیں ایسی تیل سے چل رہی ہیں اور ہزاروں قسم کی دوسری ضروریات مہیّا کرنے میں اس سے کام لیا جاتا ہے۔ غرض تیل اور اس کے ساتھ ملنے والی قدرتی گیس نہایت ہی قیمتی عطیہ خداوندی ہے۔ جن ممالک میں تیل اور گیس دریافت ہو چکے ہیں وہ انکی بدولت بہت دولتمند ہو گئے ہیں اور انکی دنیا ہی بدل گئی ہے۔ توانائی کے حصول میں تیل کو کیا اہمیّت حاصل ہے اس کا ایک ہلکا سا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ ۱۹۸۳ء کے اعداد و شمار کے مطابق ریاستہائے متحدہ امریکہ میں جو توانائی حاصل ہوئی اس کا نقشہ کچھ اس طرح ہے۔ خام تیل سے ۴۲،۵ فیصد، قدرتی گیس سے ۲۵ فیصد، کوئلہ سے ۲۲،۵ فیصد، ایٹمی توانائی سے ۴،۵ فیصد، برقابی توانائی سے ۵،۵ فیصد، شمسی اور ہوائی توانائی سے ایک فیصد سے بھی کم۔ قارئین الفضل کو ۲۷ر اگست ۱۹۸۹ء کے شمارہ میں یہ بتایا جاچکا ہے کہ بفضلہ تعالیٰ وطن عزیز پاکستان میں بھی اس دولت کے خزانے دریافت ہورہے ہیں اور امید ہے کہ بہت جلد ہمارا ملک بھی توانائی کے شعبہ میں خود کفیل ہوجائے گا۔

زمین میں تیل کیسے پیدا ہؤا

تیل اور قدرتی گیس کے سلسلہ میں کئی سوالات ذہن میں ابھرتے ہیں۔ مثلاً تیل زمین میں کیسے پیدا ہوگیا۔ اسے زمین سے کیسے نکالا جاتا ہے۔ کون کون سے ممالک ہیں جن میں وہ اس وقت تک دریافت ہوچکا ہے اور حاصل ہونے والے تیل کی مقدار کیا ہے وغیرہ۔ ذیل میں ان سوالات کا مختصر جواب پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

آج سے لاکھوں لاکھ سال قبل ہماری زمین پر ایک دَور ایسا آیا جبکہ طویل عرصہ یعنی کئی صدیوں تک مسلسل موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔ اس کے نتیجہ میں بہت سے گھنے جنگلات معرضِ وجود میں آئے اور رفتہ رفتہ بہت سے جانوروں نے ان میں چلنا پھرنا شروع کیا۔ نشیبی علاقوں میں جہاں پانی جمع رہا آبی جانوروں کی فراوانی ہوگئی اور سمندر بحری مخلوق سے بھر گئے۔ اس دوران حوادثِ زمانہ کے باعث درخت ٹوٹ کر یا بوسیدہ ہوکر گرتے بھی رہے اور بحری و بری جانور اپنی حیات پوری کر کے مرتے رہے۔ صدہا سال تک یہ عمل جاری رہا۔ ان پودوں اور جانوروں کے باقیات زمین کی سطح پر اور سمندر کی تہہ میں جمع ہوتے رہے۔ رفتہ رفتہ یہ باقیات مٹی اور تہہ نشین مادوں سے ڈھکے جانے لگے۔ زمین کی حرارت، مٹی و تہہ نشین مادوں کے وزن سے چورا چور ہوکر بھاری بوجھ کے نیچے دب جانے اور معدنی اجزاء کے زیر اثر یہ نباتی اور حیوانی باقیات ہائیڈروجن اور کاربن کے مرکبات میں جن کو اب ہائیڈرو کاربنز کہا جاتا ہے تبدیل ہونے لگے۔ ان میں سے کچھ مرکبات گیس کی شکل میں تھے اور کچھ مائع کی شکل میں، پھر رفتہ رفتہ یہ مرکبات زمین کی تہوں میں مناسب مقامات پر جمع ہونے لگے اور انہوں نے وسیع ذخائر کی شکل اختیار کرلی۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ مائع ہائیڈروکاربنز جنہیں ہم خام تیل یا کروڈ آئل کے نام سے موسوم کرتے ہیں کے ذخائر تالابوں یا جھیلوں کی شکل میں کہیں موجود ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں۔ اصل صورت یہ ہے کہ یہ تیل زمین کی مسام دار تہوں میں اسطرح رچا ہوُا ہے جس طرح پانی اسفنج میں بھر جاتا ہے۔ علم طبقات الارض کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین میں مختلف قسم کی تہیں ہیں۔ بعض سخت اور چٹانی ہیں جن میں سے مائعات گزر نہیں سکتے لیکن بعض چٹانیں ریتلی اور مسام دار ہوتی ہیں جن میں سے مائعات رِس رِس کر گزر جاتی ہیں اور کسی نشیبی مقام پر جمع ہوتی رہتی ہیں۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ پیدا ہونے والی گیس یا مائع دو چٹانی تہوں کے درمیان پھنس کر رہ جاتی ہے۔ نہ اوپر جاسکتی ہے نہ نیچے۔ اس طرح وہ محفوظ ذخیرہ کے طور پر جمع ہوتی رہتی ہے۔ پھنس جانے کی وجہ سے کئی مقامات پر اس پر کافی دباؤ بھی ہوتا ہے۔ تیل اور گیس کے یہ ذخائر خشکی پر بھی اور سمندر کی تہہ میں بھی مختلف گہرائیوں میں پائے جاتے ہیں اور قطبین سے لے کر استوائی علاقوں تک کم و بیش ہر خطہ میں موجود ہیں۔ جب کسی ذخیرہ کے اوپر واقع چٹانی تہہ میں سوراخ کیا جائے تو تیل یا گیس اپنے دباؤ کے تحت ہی اس سوراخ میں سے نکل کر باہر آنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس طرح پانی حاصل کرنے کیلئے ہم کنویں کھودتے ہیں اسی طرح تیل یا گیس حاصل کرنے کیلئے چٹانی تہوں میں برما (ڈرل) کے ذریعہ سوراخ کیا جاتا یا کنواں کھودا جاتا ہے۔ کنووں کی کھدائی کی کیفیت درج ذیل اشکال سے واضح ہوتی ہے۔

تیل کی تلاش

خشکی پر تیل کی تلاش نسبتاً آسان ہوتی ہے۔ ماہرین طبقات الارض کو کھوج لگانے کیلئے کئی مفید اشارے مِل جاتے ہیں مثلاً معدنیات، کوئلہ یا پانی کی تلاش کے سلسلہ میں سابقہ کھدائی کے نتائج سامنے آجاتے ہیں یا طبقات الارضی نقشوں سے تہوں کی ساخت کے بارے میں کچھ علم ہوجاتا ہے لیکن سمندر کے اندر ایسی کوئی علامت نہیں ملتی جس سے رہنمائی ہو۔ اس لئے ماہرین سب سے پہلے ایسے مقامات کی نشاندہی کیطرف متوجہ ہوتے ہیں جہاں ریتلی (مسام دار) تہیں پائے جانے کا امکان ہو مثلاً دریاؤں کے دہانے کے قریب یا بری ترائیوں پر مسام دار تہوں کی موجودگی کا امکان زیادہ ہے۔ اور قدرتاً تیل کی تلاش ایسی ہی جگہوں پر کی جاتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہیئے۔ اسی طرح اس امر کا امکان بھی نظر آتا ہے کہ ساحلوں کے قریب خشکی پر جہاں مسام دار تہیں موجود ہوں ان کا تسلسل زیرِ آب بھی جاری رہ سکتا لیکن ایسا ہونا ضروری نہیں۔ بحرِ شمالی کے ذخائر اس کی واضح مثال ہیں۔

سمندر میں زمین کی تہوں کی چھان بین کیلئے سب سے کامیاب طریقہ یہ ہے کہ ایک تحقیقاتی جہاز کے پیندے سے قریباً ۲۰ فٹ نیچے ایسا سامان لگایا جاتا ہے جس سے ۱۵-۱۵ منٹ کے وقفہ سے صوتی لہریں سمندر کے پیندے کی طرف روانہ کی جاتی ہیں۔ یہ لہریں زیرِ آب دھماکے سے بھی پیدا کی جاسکتی ہیں لیکن بہتر طریقہ یہ ہے کہ دباؤ کے تحت ہوا وقفہ وقفہ سے چھوڑی جائے۔ اس طریقہ سے بہت طاقتور توانائی کی لہریں پیدا ہوتی ہیں جو پانی میں سے گزرتی ہوئی پیندے کی تہوں میں تین میل دور تک چلی جاتی ہیں اور وہاں سے منعکس ہوکر واپس اوپر کی طرف لوٹتی ہیں۔ جہاز میں لگا ہوا ایک ہائیڈروفون ان کو ریکارڈ کرتا ہے۔ جہاز اندازاً چار بحری کوس (ناٹ) فی گھنٹہ کی رفتار سے آگے بڑھتا رہتا ہے اور مطلوبہ کوائف مسلسل ریکارڈ ہوتے جاتے ہیں۔ اس طرح جو معلومات حاصل ہوتی ہیں ان کی کمپیوٹر کے ذریعہ چھان بین کرکے زمینی تہوں کی نوعیت کے بارے میں قابل اعتماد نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ اس ابتدائی سروے کے بعد موزوں مقامات پر کھدائی کا تحقیقاتی کام شروع کیا جاتا ہے۔

تیل کا کنواں کھودنے کیلئے منتخبہ مقام پر ایک مچان بنایا جاتا ہے جس پر سوراخ کرنے والے آلات نصب ہوتے ہیں۔ خشکی پر تو ایسے مچان کی تعمیر میں کوئی دِقت نہیں ہوتی لیکن کسی زیرِ آب ذخیرہ کی دریافت کیلئے ایسے مچانوں کی تعمیر ضروری ہے جو سطح آب سے کافی اوپر ہوں تاکہ نصب ہونے والا سامان لہروں کی زد سے محفوظ رہے۔ پانی میں ایسے مچانوں کی تعمیر ایک بڑا مرحلہ ہے۔ پھر یہ محسوس کیا گیا کہ مچان ایسے بنانے چاہئیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے منتقل ہوسکیں کیونکہ ان کی تعمیر پر بہت لاگت آتی ہے۔ اس غرض کیلئے سب سے پہلے دوسری جنگ عظیم کے فالتو جہاز حاصل کئے گئے اور اوّلاً ان کے پہلوؤں پر اور بعد ازاں ان کے درمیانی حصّہ میں مناسب تبدیلی کرکے مچان تیار کئے گئے جن پر کھدائی کا سامان نصب کیا گیا۔ لیکن ان میں خرابی یہ تھی کہ وہ ایک جگہ کھڑے نہیں رکھے جاسکتے تھے اس لئے وہ صرف ایسے موسم اور ایسے مقام پر ہی کام دے سکتے تھے جہاں حالات پرسکون ہوں۔

اس خرابی کو دور کرنے کیلئے مچانوں کو ایسی ڈبکنی کشتیوں پر تعمیر کیا جانے لگا جو منتخبہ مقام پر پہنچ کر پانی سے بھر دی جاتی تھیں اور وہ سمندر کی تہہ میں جم کر بیٹھ جاتی تھیں۔ ان کشتیوں پر چار یا زائد ستون کھڑے کرکے ان پر ایک پلیٹ فارم تیار کیا جاتا ہے جو کم وبیش دو سو فٹ لمبا اور ڈیڑھ سو فٹ چوڑا ہوتا ہے اور وہ پانی کی سطح سے اتنا اونچا ہوتا ہے کہ لہروں کی زد سے بالکل محفوظ ہوتا ہے۔ اس پلیٹ فارم پر کھدائی کے آلات نصب کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ نہایت موزوں ہے۔ لیکن اس میں یہ خرابی پائی گئی کہ وہ ساٹھ فٹ گہرائی تک کام دیتے ہیں اور اتھلے پانیوں میں اب بھی استعمال ہوتے ہیں۔

ترقی کا ایک اور قدم اس وقت اٹھایا گیا جب یہ محسوس ہوا کہ پلیٹ فارموں کو اپنی جگہ پر کھڑا رکھنے کیلئے ٹانگوں یا ستونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بجائے اس کے کہ پلیٹ فارم اور ستون الگ الگ بنائے جائیں۔ انجینیروں نے سوچا کہ کیوں نہ ایسا جہاز بنایا جائے جن پر سہارے ساتھ لگے ہوں اور انہیں موقع پر پہنچ کر پانی میں اتار دیا جائے۔ چنانچہ ایسے جہاز بنائے گئے جن میں مناسب تعداد میں یعنی تین چار سے بارہ تک ٹانگیں لگی تھیں۔ کھدائی کا سامان تختہ جہاز پر نصب کیا گیا اور وہی پلیٹ فارم کا کام دینے لگا۔ جہاز کو برق مقناطیسی یا ہائیڈرالک طریقہ سے پانی کی سطح سے محفوظ بلندی تک اوپر اٹھا دیا جاتا۔ ایسے جہاز تین سو فٹ کی گہرائی تک بخوبی کام دیتے ہیں۔ ان کے سہاروں کا طول لازماً چار سو فٹ رکھا جاتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جس جہاز پر ۴۰۰ فٹ لمبے سہارے لگے ہوں اس کی منتقلی بڑا مشکل کام ہو۔ پھر یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ سہارے ایسے بنائے جائیں جو منتقلی کے وقت الگ کئے جاسکیں۔

ان طریقوں کو استعمال کرکے تیل کی تلاش میں جو کامیابی ہوئی اس سے اس امر کا امکان پیدا ہوا کہ ۵-۶ ہزار فٹ یا زائد گہرائیوں میں بھی تیل موجود ہو۔ اس ضرورت نے ترقی کی نئی راہیں کھولیں شروع میں تو متحرک یونٹ ساحلوں کے قریب اتھلے پانیوں میں کام کرتے رہے پھر خیال پیدا ہوا کہ اور براعظمی ڈھلوانوں پر بھی تیل کے ذخائر موجود ہوسکتے ہیں۔ تب انجینیروں نے نیم ڈبکنی پلیٹ فارم تیار کرنے کی طرف توجہ کی جو گہرے پانیوں میں استعمال ہوسکیں۔ چنانچہ اب ایسے پلیٹ فارم بنائے جاتے ہیں جو تین سے آٹھ استوانی شکل کے ایسے ستونوں پر رکھے جاتے ہیں جو بڑے بڑے پن ورک (واٹرٹائٹ) خالی ڈبوں سے مضبوطی سے جڑے ہوتے ہیں۔ جب پلیٹ فارم مطلوبہ جگہ پر پہنچ جاتا ہے تو خالی ڈبوں کو پانی سے اس طرح بھرا جاتا ہے کہ وہ پانی میں ایسی گہرائی پر معلق ہو جائیں جہاں طوفانی لہریں ان پر اثر نہ کرسکیں۔ ڈبوں کے نیچے ۸-۱۰ لنگر لگے ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک کا وزن ۲۰ ٹن (۵۶۰ من) ہوتا ہے اور وہ سمندر کی تہہ میں بیٹھ کر بڑی مضبوطی سے پلیٹ فارم کو اپنی جگہ قائم رکھتے ہیں۔ سارے ڈھانچے کا مجموعی وزن چالیس ہزار ٹن کے قریب ہوتا ہے۔ (ایک ٹن = ۲۸ من)۔ اتنی بھاری چیز کو منتقل کرنا بڑا ہی مشکل کام ہے لیکن اس کام کے لئے اس میں خودکار پیڈوپیلر لگے ہوتے ہیں جو حرکت میں ممد ہوتے ہیں۔ ایک جہاز جو خاص وزن کھینچنے کیلئے تیار کیا جاتا ہے اس ڈھانچے کو دنیا کے کسی حِصّہ میں بھی منتقل کرسکتا ہے۔

ایسے پلیٹ فارم اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ ان پر ایندھن، پانی، خوراک اور دوسرے ضروری سامان کا وافر ذخیرہ کمرہ میں محفوظ رکھا جاتا ہے اور وہ ساحلی مدد کے محتاج نہیں ہوتے۔ بحرِ شمالی کے طوفان خیز پانیوں میں تیل کی دریافت اسی وجہ سے ممکن ہوئی کہ یہ عظیم ڈھانچے طوفانی سختیوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور گہرے پانیوں میں بخوبی کام کرتے ہیں۔ ان کی بدولت ناروے اور برطانیہ کی معاشیات میں بڑا استحکام پیدا ہوا ہے۔ خلیج میکسیکو کے پلیٹ فارم ایسے بنائے گئے ہیں کہ سو سال میں جو شدید ترین طوفان پیدا ہونے متوقع ہیں ان میں وہ کام دے سکیں۔ اسی طرح گک کھاڑی کے پلیٹ فارم ایسے ہیں کہ سردیوں میں جو برفانی ٹکڑے بہہ کر آتے ہیں، تیز روئیں چلتی ہیں اور ۳۰-۳۰ فٹ اونچی لہریں اٹھتی ہیں ان سے عہدہ برآ ہوسکیں۔

نیم ڈبکنی پلیٹ فارم نہ صرف زیرِ آب کھدائی کا کام کرتے ہیں بلکہ تیل کو زیرِ آب کنوؤں سے ایک مرکزی پائپ کے ذریعہ پُرسکون ترنا (بوائے) تک پہنچاتے ہیں، جہاں حاصل کردہ تیل ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ کئی کنویں مرکزی کنویں کے اطراف تیل نکالنے میں حصّہ لیتے ہیں اور وہ مرکزی کنویں سے پائپ لائن کے ذریعہ منسلک ہوتے ہیں، مرکزی کنویں سے تیل ترنا (بوائے) میں منتقل کیا جاتا ہے اور وہاں سے تیل ٹینکروں کے ذریعہ منزلِ مقصود تک پہنچتا ہے۔

تحقیقاتی کھدائی اور پلیٹ فارموں کی تنصیب کے کچھ اعداد وشمار درج ذیل ہیں۔

تحقیقاتی کھدائی:۔ بحرِ روم ۶ ہزار فٹ (۱۹۸۳) ٹیکساکو (کینیڈا) ۴۸۷۶ فٹ (۱۹۷۹)۔ بحرِ شمالی۔ ۴۵۰۵ فٹ (۱۹۸۰) فلپس (آسٹریلیا) ۳۶۶۲ فٹ (۱۹۸۱)۔ گیبون ۲۲۹۵ فٹ (۱۹۷۵)۔

پلیٹ فارم کی تنصیب:۔ خلیج میکسیکو ۱۰۲۵ فٹ (۱۹۷۹)۔

(بحوالہ آف شور میگزین جون ۱۹۸۲ء یو ایس اے)

کنوؤں کی کھدائی کے سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ضروری نہیں جہاں کنواں کھودا جائے وہاں تیل یا گیس کا ذخیرہ نکل آئے۔ تمام دنیا میں کھدائی کا جو کام ہو رہا ہے اس کے پیش نظر کہا جاتا تھا

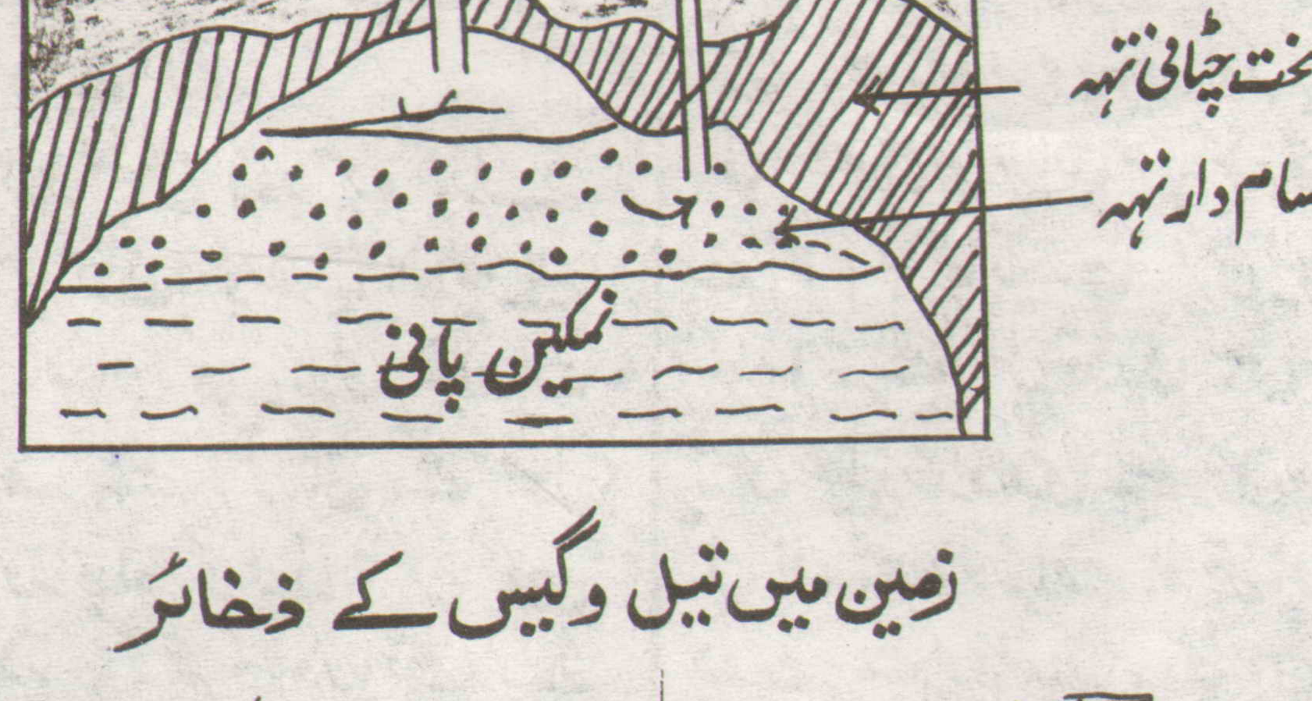

زمین میں تیل وگیس کے ذخائر

باقی صک پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر امتہ الرقیب

بچوں کی پرورش
قسط نمبر ۴

خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت کو پاک بنایا ہے اور اس میں بہت سی قوتیں رکھی ہیں۔ جب بچہ اپنی زندگی کے شروع کے مراحل میں ہوتا ہے تو یہ والدین اور عزیز و اقارب کی صحبت، تعلیم و تربیت، ان کے افکار و خیالات اور ان کے محسوسات ہوتے ہیں جو اگر تقویٰ کے مطابق ہوں تو بچے کو تقویٰ کے راستوں پہ قدم بڑھانے میں مدد دیتے ہیں اور اسی طرح اگر یہ صحبت تقویٰ کے مطابق نہ ہو تو بچے کو بدی کے راستوں میں بھٹکا دیتی ہے یعنی بچے کا ماحول اس کی راہیں متعین کرنے میں کلیدی رول ادا کرتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے گھروں کے ماحول کو تقویٰ کے مطابق بنائیں۔

ایک ڈاکو، قاتل یا بدمعاش کے بچے فطرتاً یہ نقائص لے کر پیدا نہیں ہوتے ہاں البتہ ان کی طبائع میں اس طرف میلان ضرور ہوتا ہے۔ مثلاً ایسے بچے اگر چند دن کے لئے بھی بُری صحبت میں رہیں تو وہ نسبتاً جلدی ان کے بدخیالات کے اثر کو قبول کرلیں گے مگر یہ ضروری نہیں کہ ہر ممکن کوشش کے باوجود بھی یہ بچے ضرور ڈاکو، قاتل یا بدمعاش ہی بنیں گے۔ ایسے بچے نیکوں کی صحبت، وعظ و تلقین اور دعا سے شریف انسان بن سکتے ہیں۔

یہ بات کہ بچے کی پیدائش کے بعد بھی اس کی وہ تمام قوتیں اور حسیں کام کررہی ہوتی ہیں جو رحم مادر میں موجود ہوتی ہیں بلکہ ان تمام قوتوں اور حسوں کی نشوونما زیادہ بہتر طریق پر شروع ہوجاتی ہے اور ان قوتوں کی مدد سے وہ ارد گرد کے ماحول کا اثر قبول کرتا ہے۔ آیئے دیکھیں کہ اوپر بیان کی گئی اس بات کی تائید جو میں نے قرآن اور سنت سے بیان کی ہے آج کی میڈیکل سائنس کیسے کرتی ہے۔ اس ضمن میں برٹش میڈیکل جرنل کے شائع شدہ ایک مضمون میں ڈاکٹر برنارڈ ویلمین تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک نوزائیدہ بچہ پیدائش کے فوراً بعد سن اور دیکھ سکتا ہے اور درد محسوس کرسکتا ہے چاہے اس کی ماں کو پیدائش سے قبل کسی وجہ سے زیادہ مقدار میں سکون آور دوا ملی ہے۔"

یعنی اس کے باوجود بھی اس کے سننے اور دیکھنے اور محسوس کرنے کی حسیں صحیح کام کررہی ہوتی ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر برنارڈ ویلمین کا کہنا ہے کہ:۔

"جب ڈاکٹر آپ کے بچے کو چیک کرتے وقت اس سے باتیں کرسکتا ہے تو ماں کو اپنے نوزائیدہ بچے سے باتیں کرتے ہوئے خفت یا شرمندگی کا احساس نہیں ہونا چاہیئے۔"

اس کے علاوہ بچہ محسوس کرسکتا ہے۔

اس بارے میں ڈاکٹر برنارڈ ویلمین تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"بعض اوقات نوزائیدہ بچہ (والدین یا عزیزوں کا) جسمانی قرب حاصل کرنے کے لئے بھی روتا ہے اور جیسے ہی اُسے گود میں اٹھالیں وہ رونا بند کر دیتا ہے۔ یہ بات بچے کو بگاڑنے کا سبب نہیں بنتی کہ جب وہ جسمانی قرب چاہے تو اُسے گود میں اٹھالیا جائے۔"

مندرجہ بالا اقتباسات اس لئے لکھے گئے ہیں کہ آپ بچے کے کان میں پہلے دن سے ہی دین کی بھلائی کی اور نیکی کی باتیں ڈالیں اس کی آنکھیں ایمان افروز نظارے دیکھیں اور وہ نیک متقی والدین اور عزیز و اقارب کا قرب محسوس کرے۔ تھوڑا تھوڑا کرکے نیکی کا نور بچے میں سرایت کرتا جائے۔

یہ بات کہ بچہ محسوس کرسکتا ہے بہت سے طریقوں سے ثابت ہوتی ہے مثلاً اگر ہم بچے کے لبوں کے پاس گال کو سہلائیں یا گال پر انگلی رکھیں تو بچہ اپنے منہ کو اس طرف موڑے گا جس طرف سے اُس کے گال کو سہلایا گیا ہو اور انگلی کو چوسنے کی کوشش کرے گا۔ بچے کا یہ ردعمل اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ وہ صحت مند ہے۔

اس کے علاوہ اکثر والدین نے یہ مشاہدہ کیا ہوگا کہ ڈاکٹر بچے کو چیک کرتے وقت کسی نرم میز یا بستر پہ لٹا کر اس کے سر کو ہاتھ سے سہارا دے کر تھوڑا سا اوپر اٹھاتے ہیں اور پھر ہاتھ کا سہارا اچانک بچے کے سر کے نیچے سے نکال لیتے ہیں۔ جیسے ہی بچے کو یہ احساس ہوتا ہے کہ اس کا سر میز یا بستر کی سطح پر جا کے لگے گا وہ اپنے سر کو چوٹ سے بچانے کے لئے خوف سے جسم کو اکڑاتا ہے پہلے اپنے بازو پھیلاتا ہے پھر سکیڑتا ہے۔ اس طرح اس کے سر کو چوٹ بالکل نہیں لگتی (ویسے ڈاکٹر ہمیشہ یہ عمل کسی نرم بستر یا میز پہ کرتا ہے)

اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کسی بھی خطرے کے خلاف بچے کا دفاعی نظام کتنے اچھے طریقے پر کام کر رہا ہوتا ہے۔

اس سے ہم بچے کی صحت کا اندازہ لگاتے ہیں (اکثر والدین ہمارے اس فعل کو کوئی خاص پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے لیکن بچے کی جسمانی اور ذہنی صحت کے بارے میں اندازہ لگانے کے لئے یہ عمل ضروری ہوتا ہے اس سے بچے کو چوٹ بالکل نہیں لگتی۔

لہذا اس سے ثابت ہوا کہ چھوٹا بچہ خطرے کو بھی محسوس کرسکتا ہے اور اس کی بہت سی حسیں کام کررہی ہوتی ہیں۔

جو بات آج سے صدیوں پہلے ہمیں سمجھائی گئی تھی کہ بچہ سن سکتا ہے محسوس کر سکتا ہے اور کسی حد تک سمجھتا ہے تو اُسے نیکی کے راستہ پہ بلاؤ وہ بات آج کے سائنس والوں کو اب سمجھ آئی ہے۔ یہ ہمارے مذہب کی پُرحکمت تعلیم کی سچائی کی دلیل ہے۔

بچے کو گود میں اٹھاتے ہوئے بہت نرمی اور پیار سے اٹھانا چاہیئے۔ اس کے کمرے میں اونچی آواز میں باتیں یا لڑائی جھگڑا، بحث وغیرہ بالکل نہیں کرنی چاہیئے اس سے بچے ڈر جاتے ہیں۔ نرمی سے گود میں اٹھانا اس لئے ضروری ہے کہ بچے پیار کے لمس کو پہچانتے ہیں۔

والدین نے یہ بھی مشاہدہ کیا ہوگا کہ جب ڈاکٹر بچے کو رُلانا چاہتا ہے (بعض اوقات یہ ضروری ہوتا ہے کیونکہ بچے کے رونے کے طریقے سے ہمیں اس کی ذہنی اور جسمانی صحت کا اندازہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔ کوئی ڈاکٹر بچے کو تفریحاً نہیں رلاتا) تو بچے کو رلانے کے لئے ہم بہت آہستگی سے ایک انگلی سے بچے کے چھوٹے پیارے سے پاؤں کی نچلی سطح پر مارتے ہیں اور اس سے ہی ایک صحت مند بچہ کافی زوردار طریقے سے رو کر احتجاج کرتا ہے تو وہ درد کو بہت اچھی طرح پہ محسوس کرسکتا ہے۔

اس کے بعد جب ڈاکٹر اس سے دوستانہ طریقے پر پیاری پیاری باتیں کرکے پیار سے اسے اپنے ساتھ لگالے تو بچہ تھوڑی دیر میں رونا بند کرکے اپنی ہیروں کی طرح جگمگاتی آنکھوں سے دوستانہ طریقے پہ ڈاکٹر کو دیکھنے لگتا ہے۔

مندرجہ بالا سطور بچے کی حسوں کے بارے میں اس لئے بھی آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں تا واضح ہو کہ بچے کی نفسیاتی طریقے پر صحیح نشوونما کے لئے اور ذہنی بالیدگی کے لئے محبت اور تحفظ کا احساس بے حد ضروری ہے۔ یہ بچے کا بنیادی حق ہے۔ اس کے لئے یہ بے حد ضروری ہے کہ بچے کے ماں اور باپ کے درمیان شرعی رشتے کے علاوہ مضبوط ذہنی، خوبصورت اور پائیدار رشتہ بھی ہو۔

بچوں کی بیماریاں

بچوں کی بیماریوں کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:۔

۱۔ نوزائیدہ بچوں کی عام بیماریاں۔
۲۔ زمانہ طفولیت میں بچوں کی عام بیماریاں

ایک خوشحال اور صحت مند معاشرے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے افراد صحتمند اور قوی ہوں اور یہ وہ خوبی ہے جس کو ہمارا دین بھی پسند کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

ترجمہ:" طاقتور   کمزور سے بہتر ہے اور خدا تعالیٰ کو زیادہ پیارا ہے۔"

لہذا آپ کے بچے کو   طاقتور اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بنانے کے لئے عام بیماریاں اور ان کے سدباب سے متعلق چند سطور تحریر کرتی ہوں۔

نوزائیدہ بچے کی عام بیماریاں اور شکایات

بچے کا بے تحاشا رونا

یہ شکایت عام ہے کہ بچہ بے تحاشا روتا ہے اور بچے کا بے تحاشا رونا والدین اور ڈاکٹر دونوں کے لئے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ بچے کے بے تحاشا رونے کی چند عام وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:۔

- کسی بھی بیماری کی پہلی علامت ہوسکتا ہے۔
- اس کے پیٹ میں گیس پیدا ہوتی ہو اور اس سے درد ہوتی ہو۔
- بچہ بھوکا ہو۔
- بچے کے کپڑے گیلے یا گندے ہوں
- بچے کا ناک بند ہو۔
- بچے کے کان میں درد ہو یا کسی اور جگہ درد ہو۔
- بچے کو چوٹ لگی ہو۔
- بچے کی ماں پریشان ہو تو بھی بچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روتا ہے

- بچہ تھک چکا ہو۔ مثلاً لمبا سفر کرنے کے بعد۔
- گھر کا بیزار کن ماحول۔ بچہ یہ محسوس کرے کہ اسے نظر انداز کیا جا رہا ہے
- بچے کو ٹھنڈ لگ رہی ہو گرمی یا بچے کو پیاس لگی ہو۔
- (ایام حمل میں) بچے کی ماں منشیات استعمال کرتی ہو تو بچہ پیدائش سے پہلے ہی منشیات کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور پیدائش کے بعد منشیات کی طلب کی تکلیف سے روتا ہے۔

منشیات کی طلب کی تکلیف سے روتے ہوئے بچے کو دیکھنا والدین اور ڈاکٹر دونوں کے لئے بے حد تکلیف دہ تجربہ ہوتا ہے اور بچے کے لئے اس کی طلب کی تکلیف انتہائی کرب آمیز ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ سطور میں بیان کی جائے گی۔ جہاں بچوں میں منشیات کے استعمال کا ذکر ہوگا۔

اگر آپ کا بچہ بہت روتا ہے تو ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ مندرجہ بالا وجوہات میں سے بعض شاید آپ کو بہت عام اور معمولی لگیں۔ اور شاید آپ کو عجیب لگے کہ ایسی بات پر بھی بچہ بے تحاشا رو سکتا ہے لیکن وہ بات جو آپ کے لئے معمولی ہے ہو سکتا ہے کہ بچے کے لئے بہت تکلیف دہ ہو۔ مثلاً بچے کی ناک اگر کسی وجہ سے بند ہو تو بچہ روتا ہے۔ کیونکہ بچہ صحیح فطرت پر ہوتا ہے۔ اور یہ ایک قانونِ فطرت ہے کہ ناک سانس کے لئے ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نظام بنایا ہے کہ ناک سے سانس لینا بہتر ہوتا ہے اور بیشتر بچے صرف ناک سے سانس لے سکتے ہیں۔ تو جب بھی اس قدرتی نظام میں رکاوٹ پیدا ہوگی خواہ وہ الرجی یا زکام کی صورت میں ہو تو بچہ گھٹن اور تکلیف محسوس کر کے روتا ہے۔ کیونکہ جب وہ منہ کھول کر روتا ہے اور ہوا اس کے ننھے منے پھیپھڑوں میں جاتی ہے تو اسے کچھ سکون ملتا ہے اور وہ رونا بند کر دیتا ہے تو اس کو منہ بند کرنے کی وجہ سے اور ناک کے بند ہونے کی صورت میں گھٹن ہوتی ہے۔ اس طرح وہ پھر تکلیف سے روتا ہے اور رونے سے اُسے آرام ملتا ہے۔ بار بار ایسا ہونے سے لاشعوری طور پر شاید اسے یہ علم ہو جاتا ہے کہ جب تک وہ روتا رہیگا اسے سکون ملے گا۔ اس لئے وہ مسلسل روتا رہتا ہے جب تک کہ کسی طرح اس کی چھوٹی سی ناک کی رکاوٹ دور نہ ہو جائے۔

اگر آپ کو محسوس ہو کہ آپ کے بچے کے ناک میں کوئی تکلیف ہے تو خود کوئی دوا استعمال نہ کروائیں اور نہ ناک میں کوئی قطرے ڈالیں جب تک کسی ڈاکٹر سے مشورہ نہ کر لیں۔ فوری اور ہنگامی طور پر اگر کوئی ڈاکٹر آپ کے قرب و جوار میں نہ ہو تو تھوڑی سی وکس (VICKS) یا بام بچے کے بب یا کپڑے پر لگا دیں ممکن ہے کہ اس سے اسے آرام ملے لیکن ڈاکٹر سے مشورہ ضرور لیں۔

نومولود کا زہر باد

اس بیماری کی ایک وجہ گھروں میں دائی سے بچے کی ولادت کروانا بھی ہے۔ اگر دائی حفظانِ صحت کے اصولوں کو نظر انداز کر دے اور صفائی کا خیال نہ رکھے جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے تو یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ اس بیماری کی پہلی علامت کبھی کبھی یہ ہوتی ہے کہ بچہ غیر معمولی طور پر سست ہو جاتا ہے یا بچہ کراہتا ہے۔

یہ بیماری کافی خطرناک نتائج پیدا کر سکتی ہے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کی علامات ظاہر ہوتے ہی ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ کبھی کبھی اس بیماری کے آغاز میں بچے کا درجہ حرارت بہت کم یا زیادہ ہو جاتا ہے۔

ایک احمدی کا فرض

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا:

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپکا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق اُن کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۳ فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۵)

عبد الصمد رفیق

تخفیفِ اسلحہ

دونوں سپر طاقتوں امریکہ اور روس کے درمیان ایک طویل عرصہ سے ایٹمی ہتھیاروں کی تخفیف کے سلسلے میں مذاکرات جاری ہیں۔ ان مذاکرات کے نتیجے میں بہت سے معاہدات طے ہو چکے ہیں۔ اور دونوں طاقتیں ان ایٹمی ہتھیاروں کو کم کرنے اور کنٹرول کرنے میں کامیاب بھی ہوئی ہیں۔ اور عالمی سطح پر ان مذاکرات کی کامیابی پر اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔ مذاکرات کا یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ اس غرض کے لئے امریکی وزیر خارجہ جیمز بیکر اور روسی وزیر خارجہ شیورڈ ناٹزے ۱۹، ۲۰ ستمبر کو WOYOMING کے شہر میں بات چیت کریں گے اور اس کے ایک ہفتے بعد جنیوا میں تخفیف اسلحہ کے مذاکرات دوبارہ شروع ہوں گے۔ بیکر اور شیورڈ ناٹزے کے مذاکرات سے کامیابی کی توقع کی جا رہی ہے۔ دونوں وزرائے خارجہ کے درمیان بات چیت ان رکاوٹوں پر مرکوز ہوگی جو روس اور امریکہ کے دور مار ایٹمی میزائلوں میں شدید کمی کے لئے ایک سمجھوتے کی راہ میں حائل ہیں وہ بالخصوص سٹار وارز STAR WARS، متحرک میزائل اور سمندر سے پھینکے جانے والے کروز میزائلوں کے بارے میں اختلافات کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ سٹار وارز کے بارے میں روسی امریکہ پر یہ زور دے رہے ہیں کہ وہ ۱۹۷۲ء کے اینٹی بیلسٹک میزائل سمجھوتے کی دوبارہ توجیح کرے۔ یہ سمجھوتہ خلاء میں دفاعی ہتھیاروں کی تنصیب کو خلاف قانون قرار دیتا ہے۔ مبصرین کے خیال کے مطابق اس مسئلہ پر سمجھوتے کے امکانات موجود ہیں۔ کیونکہ امریکہ کی موجودہ انتظامیہ سٹار وارز پروگرام کے بارے میں ریگن انتظامیہ جیسی پُرجوش دکھائی نہیں دیتی اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ امریکی کانگریس سٹار وارز کے پروگرام کے لئے مختص رقوم میں کمی پر غور کر رہی ہے۔ جس کی وجہ سے بُش انتظامیہ سوویت موقف پر غور کر سکتی ہے۔

دونوں طاقتوں کے درمیان اختلافات کا ایک دوسرا اہم مسئلہ متحرک میزائل ہیں۔ سوویت یونین کے پاس اس وقت بھی دو قسم کے متحرک میزائل موجود ہیں۔ امریکہ اس طرح کے تمام میزائلوں پر پابندی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ لیکن اس کے برعکس بُش انتظامیہ پچاس MX میزائلوں کی تنصیب کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ اس میزائل کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے اندر دس WAR HEADS نصب ہوں گے۔ جو علیحدہ علیحدہ ہدف پر گرائے جا سکتے ہیں۔ اور انہیں ایک ریل گاڑی میں نصب کیا جائے گا۔ جو ہر وقت حرکت میں رہے گی۔ اور اس طرح MX میزائل بھی متحرک میزائل بن جائیں گے۔ اس کے علاوہ امریکہ MIDG-ETMAN نام کے ایسے میزائل بھی تیار کرنا چاہتا ہے۔ جو کہ ایک ٹرک پر نصب ہوں گے۔

اختلافات کا تیسرا اہم موضوع سمندر سے پھینکے جانے والے کروز میزائل ہیں۔ نیچی سطح پر پرواز کرنے والے یہ میزائل سینکڑوں کی تعداد میں دونوں طاقتوں کے پاس موجود ہیں۔ جو کہ بحری جہازوں اور آبدوزوں پر نصب ہیں۔ سوویت یونین جو کہ بڑی آسانی کے ساتھ ان میزائلوں کے ذریعہ امریکہ کے ساحل پر واقع تنصیبات کو نشانہ بنا سکتا ہے۔ کروز میزائلوں کو ایک ہزار تک محدود کرنا چاہتا ہے۔ روسی تجویز کے مطابق ان ایک ہزار میزائلوں میں سے ۴۰۰ میزائل ایٹمی ہوں گے۔ جبکہ باقی ۶۰۰ میزائل روایتی بموں سے لیس ہوں گے۔ لیکن اس سلسلے میں امریکہ کا موقف ایک طرف تو یہ ہے کہ اس کی حد بندی کی تصدیق کرنا ناممکن ہے۔ اور دوسری طرف ایٹمی ہتھیاروں سے لیس کروز میزائل اور روایتی ہتھیاروں سے لیس کروز میزائل کے درمیان تمیز کرنا بھی ناممکن ہے۔

اگرچہ متذکرہ بالا مسائل کے بارے میں کافی مشکلات درپیش ہیں تاہم بہت سے ماہرین یہ قیاس آرائی کر رہے ہیں۔ کہ دونوں وزرائے خارجہ ان مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کے مطابق سمجھوتے کے زیادہ امکانات سیاسی ارادے پر منحصر ہوتے ہیں۔ امریکہ اور روس دور مار ہتھیاروں میں نصف کی حد تک کمی کرنے کے سلسلے میں پہلے ہی سمجھوتے کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ اور اس سلسلے میں بعض ہتھیاروں کی حد بندی بھی طے پا چکی ہے۔

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

جری اللہ مبشر ابن مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب
۱۳/۳۴ ، فیکٹری ایریا - ربوہ

عطاء السمیع انور ابن چوہدری عبدالمجید انور
قدیر ہاؤس ابوذر کالونی جڑانوالہ

محمد صالح ہشام ابن نفیس الدین مبشر
دارالرحمت شرقی الف ربوہ

فرح طیب بنت رفیق احمد
چک نمبر ۹۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ

محمد فاتح ابن رفیق احمد طیب
ربوہ

اسعد احمد باجوہ ابن چوہدری خالد احمد باجوہ
۶/۱ دارالنصر غربی ربوہ

نسیم احمد ابن عزیز احمد
چک نمبر ۹۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

محمد رضوان احمد ابن محمد اکرم باجوہ
علی پور - وہاڑی شہر

اخبار احمدیہ

اعلانِ نکاح

مکرم نصیر احمد صاحب زاہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد کراچی ابن محترم چوہدری سعید احمد صاحب کا نکاح ہمراہ محترمہ بشریٰ ارم صاحبہ بنت محترم راجہ عبدالرشید احمد صاحب مارٹن روڈ کراچی مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۵، ستمبر ۱۹۸۹ء کو محترم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ کراچی نے پڑھا۔

احباب جماعت احمدیہ سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

عزیزہ رخسانہ بشیر صاحبہ بنت بشیر احمد محمود صاحب چک نمبر ۳۶ ، جنوبی سرگودہا نے میٹرک کے امتحان میں ۶۸۷ نمبر لے کر سکول میں اوّل پوزیشن اور وظیفہ حاصل کیا ہے اس سے پہلے بھی عزیزہ پرائمری سے اوّل پوزیشن اور مڈل سے وظیفہ حاصل کر چکی ہے۔ مزید اعلیٰ کامیابیوں کے لئے دُعا کی درخواست ہے

توسیع اشاعت الفضل

• مکرم محمد کریم صاحب مبشر نے اپنی ہمشیرہ محترمہ منور ناصرہ صاحبہ کی طرف سے (جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے) ایک سو روپیہ بھجوایا ہے۔

احباب انکی بلندی درجات کے لئے دُعا کریں۔

ولادت

مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ بھیرہ کو مورخہ ۸ ، اکتوبر بروز اتوار اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ کا پوتا ہے اور مکرم چوہدری سلطان علی صاحب مکھن پورہ لاہور کا نواسہ ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام صہیب احمد تجویز فرمایا ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم بنائے اور بابرکت زندگی عطا فرمائے۔

بقیہ: تیل کی دولت

ہے کہ بحیثیت مجموعی اوسطاً ۲۵ کنوؤں میں سے صرف ایک کنواں ایسا ہوتا ہے جس سے تیل یا گیس حاصل کرنے میں کامیابی ہوتی ہے، صرف امریکہ میں کنوؤں کی کھدائی کی کیفیت درج ذیل جدول سے ظاہر ہوتی ہے،

سال	تیل کے کنویں	گیس کے کنویں	خشک کنویں	کل تعداد
۱۹۵۰ء	۲۴۴۳۰	۲۸۴۳	۱۴۷۵۷	۴۲۰۳۰
۱۹۵۵ء	۳۱۵۶۷	۳۶۰۸	۲۰۷۴۲	۵۵۹۱۷
۱۹۶۰ء	۲۱۱۸۶	۵۲۵۸	۱۷۵۷۴	۴۴۰۱۸
۱۹۶۵ء	۱۸۷۶۱	۴۷۲۴	۱۶۰۲۵	۳۹۵۰۱۰
۱۹۷۰ء	۱۳۰۲۰	۳۸۴۰	۱۱۲۶۰	۲۸۱۲۰
۱۹۷۵ء	۱۶۴۰۸	۷۵۸۰	۱۳۲۴۷	۳۷۲۳۵
۱۹۸۰ء	۲۵۴۲۱	۱۳۷۶۱	۹۷۴۷	۴۸۹۲۹
۱۹۸۴ء	۴۱۰۹۵	۱۵۷۰۵	۲۵۲۳۲	۸۲۰۳۲

(بحوالہ امریکن پٹرولیم انسٹی ٹیوٹ)

حبوب مفید اٹھراء
۲۰ گرام - پندرہ روپے ۱۵
۶۰ گرام پینتالیس روپے ۴۵
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار - ربوہ فون ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: تخفیف اسلحہ

۱۹۸۶ء میں RAYKJAVIK کے مقام پر سابق امریکی صدر ریگن اور روسی صدر گورباچوف کے درمیان جو مذاکرات ہوئے تھے اس کے نتیجے میں دونوں طاقتیں بیلسٹک میزائلوں کے WAR HEADS اور ہوا سے مار کرنے والے کروز میزائلوں کی حدبندی کے بارے میں فیصلہ کر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ان میزائلوں کو جن مختلف VEHICALS پر نصب کیا جاتا ہے۔ ان کی حدبندی کے بارے میں بھی فیصلہ کر لیا گیا تھا۔ پھر ۱۹۸۷ء کی واشنگٹن میں ملاقات کے دوران بھی دونوں رہنماؤں نے اعلان کیا کہ سمجھوتے کے بارے میں مزید پیش رفت ہوئی ہے۔ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بین البراعظمی بیلسٹک میزائلوں پر مجموعی طور پر کس قدر WARHEADS نصب کئے جائیں گے۔ تاہم صدر ریگن نے سمجھوتے کی باقی ماندہ جزویات طے کرنا نئی انتظامیہ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ صدر بُش کے صدارت سنبھالنے کے فوری بعد ہی گذشتہ فروری میں مذاکرات کا یہ سلسلہ شروع ہونا تھا۔ تاہم اسے جون تک ملتوی کر دیا گیا۔ جون کے مذاکرات میں کوئی زیادہ اہمیت کی حامل پیش رفت نہیں ہو سکی تھی۔ مبصرین کا خیال ہے کہ صدر بُش تخفیف اسلحہ کے ان مذاکرات کے بارے میں پُرامید ہیں اور ان مذاکرات کی کامیابی ایک بڑی سیاسی کامیابی کے طور پر نہ صرف صدر بُش بلکہ صدر گورباچوف کی بھی اہم ضرورت ہے۔ اس باہمی مفاد کے پیش نظر بیکر اور شیورڈنازے کی ملاقات کی کامیابی کی توقع کی جا رہی ہے اور ان مذاکرات کی کامیابی پر تخفیف اسلحہ کے بارے میں ہونے والے سربراہ اجلاس کی کامیابی کا انحصار بھی ہے۔

ضروری اعلان

"بچیوں کے وقف کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اصولی ہدایت کے مطابق صرف ان بچیوں کو وقفِ نَو کی تحریک میں شامل کیا جائے جن کو قبل از پیدائش والدین نے وقف کے لئے پیش کر دیا ہو۔"

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

خبریں

ملکی خبریں

● قدرتی وسائل کے وفاقی وزیر جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ بنکوں کے قرضوں کی واپسی کے لئے دباؤ ڈالنا سیاسی انتقام نہیں ہے۔ ایسا کہنے والے اپنی ماضی کی کوتاہیوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

● وفاقی حکومت نے ہدایت کی ہے کہ جی ایم سید کی ملک دشمن تحریروں کا ریکارڈ مرتب کیا جائے۔ اس ریکارڈ کو چھان بین کے بعد غداری کے مقدمہ میں بطور ثبوت پیش کیا جائے گا۔

● نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ وزیراعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ بات حزب اختلاف کے کسی اجلاس میں زیر بحث نہیں آئی۔

● پی آئی اے نے لاپتہ فوکر طیارے میں سوار مسافروں کے لواحقین سے کہا ہے کہ وہ معاوضہ کے لئے اپنے کلیم داخل کر دیں۔

● ہندوستان کی تقسیم کے بعد بھی پاکستان کے ۳۸ کروڑ روپے کے اثاثے ریزرو بنک آف انڈیا میں پڑے ہوئے ہیں۔ مگر کسی پاکستانی حکومت نے انکی وصولی کی کوشش نہیں کی۔

● شارجہ کرکٹ کپ ٹورنامنٹ میں ویسٹ انڈیز نے بھارت کو پانچ وکٹوں سے ہرا دیا۔ بھارتی ٹیم پہلے کھیلتے ہوئے ۴۸ اووروں میں صرف ۱۶۹ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ ویسٹ انڈیز نے یہ سکور اڑتالیس اوورز میں صرف پانچ وکٹوں کے نقصان پر پورا کر لیا۔

غیر ملکی خبریں

● کابل ٹی وی سے مسلسل اس امر کا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ افغانستان کی جنگ جاری رہنے کی ذمہ داری پاکستان پر ہے کابل میں ہونے والے بموں کے دھماکوں کا ذمہ دار مجاہدین کو نہیں بلکہ پاکستان کو قرار دیا جاتا ہے۔ مجاہدین کو کابل کی حکومت اپوزیشن بھائی قرار دیتی ہے۔

● بھارتی اپوزیشن نے ایک بار پھر راجیو گاندھی سے بوفورز توپوں کے سیکنڈل کے الزام میں استعفیٰ طلب کیا ہے۔

● اسرائیلی فوجوں نے مقبوضہ فلسطین کے علاقے میں احتجاج کرنے والے فلسطینیوں پر فائرنگ کر کے تین کو ہلاک اور ۲۰ کو زخمی کر دیا۔

● بھارتی حکومت نے کہا ہے کہ وہ بابری مسجد کے بارے میں عدالت کے فیصلے کی پابندی کرے گی۔

● مسٹر کے کے بھاگل جن کا تعلق بھارت سے ہے سارک کے نئے سیکرٹری ہونگے وہ بنگلہ دیش کے عبدالاحسن سے چارج لیں گے۔

● شاہ مراکش نے عید میلادالنبی کی خوشی میں ۲۰۰ قیدیوں کو معافی دے دی ہے۔

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کے لئے مشین اپریٹرز۔ فٹرز۔ الیکٹریشن اور بوائلر C کلاس کی ضرورت ہے ڈپلومہ ہولڈرز کو ترجیح دی جائے گی درخواستیں مع مکمل کوائف "پوسٹ بکس ۱۸ جہلم" ارسال کی جائیں۔ یا بمعہ درخواست کسی کام والے روز دفتری اوقات میں بالمشافہ ملیں۔

- تنخواہ کے علاوہ فیکٹری ایکٹ کے تحت تمام مراعات دی جائیں گی
- تمام افراد کو سنگل رہائش اور چند آسامیوں کے لئے فیملی کوارٹرز کا انتظام ہے۔

جنرل مینجر
پاکستان چپ بورڈ۔ جہلم

حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد ۔ اٹھرا
سوکھا ۔ گرمی
گیس کا علاج کرنیوالے

محمود آباد ۳
نزد شبینہ ڈاکخانہ
کراچی ۴۴

ہر ماہ کی ۱۹ سے ۲۳ تاریخ تک حکیم عبدالحمید اعوان مطب میں حاضر ہوتے ہیں